ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا۔ یہ واقعات ہماری تاریخ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ خصوصاً حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ظہور احمد بگوی، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ حسام الدین، مولانا لال حسین اختر، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہم اللہ کے ایمان پرور اور کفر شکن ارشادات سے یہ کتاب مزین ہے۔ نیز تحریک تحفظ ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام کے قائدانہ کردار کی بھرپور جھلک کتاب میں نمایاں ہے۔

عظیم صوفی بزرگ حضرت خواجہ غلام رحمۃ اللہ علیہ پر مرزائیوں نے افتراء باندھا کہ وہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مجددیت کے مصدق اور پیرو تھے۔ صفحہ ۶۸ پر اس کذب بیانی کا شافی جواب دیا گیا ہے۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حاضر ہوئے اور مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی کی درخواست کی، حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے پچیس سال کی رکنیت فیس ادا کر کے شعبۂ تبلیغ کی باقاعدہ رکنیت قبول فرمائی۔ (روایت: حضرت ڈاکٹر عبدالحئ عارفیؒ صفحہ ۱۳۰)

یہ کتاب تاریخ تحفظ ختم نبوت سے دلچسپی رکھنے والے ہر کارکن کیلئے نادر تحفہ ہے۔ علم و عرفان پبلشرز، اردو بازار۔ لاہور سے طلب کی جاسکتی ہے۔

فیضانِ آزادؒ کوئی برجستہ جملہ اور پھڑکتا ہوا شعر، کسی بھی معنیٰ شناس طبیعت کو پہروں...... بلکہ دنوں اور ہفتوں تک مست و بے خود کر سکتا ہے۔ ابوالکلام آزاد علیہ الرحمۃ کی نثر پڑھیے تو اس مستی اور بے خودی کا عالم ہی اور ہوتا ہے۔ جواں سال محقق اور ادیب جاوید اختر بھٹی نے مولاناؒ کے نصف صد سے زائد نثر پاروں کو نہایت سلیقے سے منتخب اور مدوّن کر کے ''فیضانِ آزادؒ'' کا نام دیا ہے۔ عنوان سے، ذہن فوراً شورش کاشمیری کی تالیف ''فیضانِ اقبالؒ'' کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ منتخباتِ آزاد کے اس مجموعے میں، مرتب کا کمال ہی داد طلب ہے، ورنہ...... ابوالکلامی نثر کی تحسین کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟ اس مختصر کتاب میں مذہب و فلسفہ، تاریخ و سیاست، لسانی مباحث، ماضی کی یادیں، زبان و بیان کی نزاکتیں اور خطابت کا شکوہ، سبھی کچھ موجود ہے۔ پڑھیے اور سر دھنیے! صفحات: ۱۲۸، کتابت طباعت: عمدہ اور قیمت: ۸۰ روپے، ناشر: مکتبہ جمال لاہور اور تقسیم کنندہ: بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم ملتان ہے۔

گزرا ہوا زمانہ مصنف نے اس کتاب کا ذیلی عنوان ''کچھ آپ بیتی، کچھ جگ بیتی'' رکھا ہے۔ یہ ایک ادیب کی آپ بیتی ہے۔ ادیب بھی ایسا کہ جسے داستان گوئی کا لپکا، نچلا بیٹھنے نہیں دیتا۔ افسانے اور افسانچے، قصے اور کہانیاں، واقعات اور حکایات...... عبدالمجید قریشی صاحب کے قلم سے یوں نکلتے ہیں جیسے ٹہنی سے پھول، اور آنکھ